دہلی اردو اخبار

نمبر 209 جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

21رفروری 1841 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]
حضورِ والا

عرض ہوئی کہ تنخواہ دار اور روزینہ دار بہ باعث مسدودیِ تنخواہ کے بہت واویلا کرتے ہیں صرف علاقہ خانسامانی میں تین مہینے میں سے ایک مہینے کی تنخواہ تقسیم ہوئی ہے بعد استماع مرزا شاہ رُخ بہادر کو حکم ہوا کہ ستانا غریب غربا کا مناسب نہیں۔ مرزائے موصوف سُن کر خاموش ہو رہے، سُنا جاتا ہے کہ ہر ایک چھوٹے بڑے کارخانہ میں تخفیفِ خرچ کی جاتی ہے چنانچہ تیرہ سیر گوشت جو کہ شیر کے واسطے روزینہ مقرر تھا کہتے ہیں کہ وہ یک قلم موقوف ہو گیا۔

بتقریب منگنی صبیہ جیمس گارڈنر صاحب کے کرنیل اِسکنر صاحب بہادر اور نواب حسن علی خان وغیرہ سرداروں نے حضورِ انور میں حاضر ہو کر کشتیاں پارچہ پوشاکی مع رقوم جواہر اور دستارِ سربستہ اور گوشوارہ اور سہرہ مقیشی اور قبائے زربفت اور دو شالہ اور دو گھوڑے اور ایک ہاتھی مع سازِ نقرہ کے واسطے مرزا مغل بہادر کے نذر گذرانی حضورِ انور نے بہ تواضع عطر و پان رخصت کیا بعد ازاں اشراف محل بیگم صاحبہ نے دعوت ملکہ بیگم صاحبہ کی کر کے اُن کے ہمراہیوں کو خلعت مرحمت کیے بعد ازاں جیمس گارڈنر صاحب مع ملکہ موصوف طرف کاس گنج کے روانہ ہوئے۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

COPYRIGHT

اشتہار

مشکوٰۃ شریف مترجم ساتھ ترجمہ اور فوائد کے بیچ زبانِ اردو کے جو نواب قطب الدین خان صاحب نے بہت کوشش سے بہ استصواب مولوی محمد اسحاق صاحب کے ترجمہ اور فوائد لکھے ہیں، مع متن کے نہایت احتیاط سے اس چھاپہ خانہ میں چھپتی ہے۔ ایک رُبع تمام ہو چکا ہے، دوسرا رُبع بھی قریب نصف کے آ پہنچا ہے۔ اس کے لکھنے والے صحیح کرنے والے سب بموجب صواب دید نواب صاحب موصوف کے مستعد دین دار لوگ ہیں۔ جس کسی کو خریداری منظور ہو، مہتمم کو لکھے۔ قیمت اس کتاب کی، جو شخص اب درخواست کرے اور جتنی چھپ چکی ہے اس کی قیمت ادا کر کے لے لے تو 32 روپے قیمت کُل کتاب کی ہے، اور جو سب چھپے چکے گی اور اُس وقت کتاب لے گا تو

قیمت.............................40روپے۔

کلام اللہ حمایل کاغذ کشمیری پر بہت خوشخط..............................	5روپے
قرآنِ شریف مترجم اور محشی مذہب امامیہ کا..............................	14روپے
صحیفہ کاملہ بہت خوشخط..............................	4روپے
باغ و بہار بخطِ نستعلیق..............................	3روپے
گلستان کاغذِ کشمیری پر بخطِ نستعلیق بہت خوشخط..............................	6روپے 8 آنہ
تذکرہ گلشن بے خار تالیف نواب مصطفیٰ خان صاحب.........	5روپے 6 آنہ
سرکلکر آرڈر نمبر دو مصدرہ صاحبانِ صدر بورڈ ریونیو کاغذِ کشمیری پر....	3روپے

صاحب مجسٹریٹ بہادر دہلی

سنا گیا کہ سولھویں تاریخ اس مہینے کی صاحب بہادر دورہ سے واپس آئے دیہات علاقہ تھانجاتِ مہرولی اور بدرپور کی طرف دورہ کیا۔ محرر تھانہ بدرپور اور ایک جمعدار موقوف ہوا، سُنا جاتا ہے کہ مرمت سڑک اور پُل اور آبادی سرائے وغیرہ کی طرف یہ صاحب بہت مصروف ہیں اور ان کی کوشش سے فی الواقع اب رستہ اس طرح کے درست ہوئے ہیں کہ پہلے کبھی یہ درستی نہیں رہتی تھی۔ یقین ہے کہ اگر چند مدّت یہ اسی شہر میں رہے تو بہت درستی اس ملک کی صورت پکڑے گی، ہر چند میرٹھ کا رستہ بھی سنا جاتا ہے کہ بہت درست ہوا ہے لیکن بہ نسبت اس علاقہ کے خصوص اس شہر کے وہ کب پہنچ سکتا ہے۔ یہ شہر وسیع اور غدار اور نواحِ شہر کی وسعت اُس کی نسبت بے شمار ہے۔

COPYRIGHT

[ص 1 کالم 2] دیہات جو مشہور بدمعاش اور چوری کا پیشہ رکھتے ہیں اور اکثر چوری گائے، بیل کی کرتے ہیں۔ مجسٹریٹ صاحب نے ان کے سب نمبرداروں کو طلب کیا اور انہیں بہت تاکید اور فہمایش کی ہے کہ اگر یہ بدچلن اپنا نہ چھوڑیں گے اور انتظام چوری کا نہ کریں گے تو سرکار سے انتظام کیا جائے گا خاص اُن دیہات میں پولیس مقرر ہوگا اور جو اس پر بھی باز نہ آویں گے تو واسطے ضبطی بسوہ کی رپوٹ ہوگی۔ کہتے ہیں کہ اُن زمینداروں نے عہد کیا ہے کہ اب چوری کا انتظام رکھیں گے رعایا ان مجسٹریٹ صاحب کے انتظام سے کوئی تھوڑے دنوں میں بہت آرام سے گذران کرے گی ابھی چند روز سے انہوں نے اپنا انتظام ظاہر کیا ہے تو بدمعاش اپنی چالاکی سے گند ہو گئے ہیں اور مدعی بھی جھوٹی نالش میں حوصلہ نہیں کرتے عملہ پولیس بھی دو تین تھانہ دار جمعدار کی موقوفی سے خائف اور لرزاں ہو گئی ہیں۔ رعایا بہت شکر کرتی ہے ان مجسٹرٹ صاحب کا عمل گانِ پولیس نے حال بھی رعایا کا یہی کر رکھا تھا کہ لکڑی اور جانور سے کم نہیں جانتے تھے لیکن ان صاحب کے انتظام سے شک نہیں کہ چند روز میں بہت انتظام درستی پکڑے۔ یقین ہے کہ عمل گانِ صدر بھی اتنے فربہ اور موٹے نہ رہیں جیسا کہ پہلے سے ہیں اور رعایا اس کے عوض میں جو بہت لاغر ہو رہی ہے آرام پائے اور فربہ ہو جائے۔

علاقہ میرٹھ

سُنا گیا کہ شاہدرہ ہینڈن علاقہ میرٹھ کے رستہ میں ڈاک بھنگی لُٹ گئی اور برقنداز پولیس کا مارا گیا بہت افسوس ہوا گر انتظامِ قرار واقعی اس کا نہ ہوگا تو بڑی خرابی کی بات ہے۔

احکام

رخصت دی ہوئی مسٹر ایچ اِسمتھ صاحب کلکٹر پرمٹ شمال مغربی حدود کو پہلی تاریخ دسمبر 40ء میں 20ر تاریخ ماہِ گذشتہ سے شروع ہوتے مسٹر آر کارٹرائٹ صاحب جج فرخ آباد پہلی تاریخ دسمبر 41ء تک بذریعہ سرٹی فیکٹ ڈاکٹر کے رخصت حاصل کی، مسٹر نیوٹن صاحب مستوفی ہوئے اور مسٹر جے اے رائٹ ڈپٹی کلکٹر پرمٹ سہارنپور کے ڈپٹی کلکٹر پرمٹ حمیرپور کے بجائے صاحب موصوف کے ہوئے۔

COPYRIGHT

[ص 2 کالم 1]

بھرت پور

پہلی تاریخ فروری سنہ حال کو بعد کوچ کرنے جناب لفٹنٹ گورنر بہادر کے مقامِ بھرت پور سے بہ تقریب تہنیت ملاقات گورنر ممدوح کے حضور مہاراجہ میں نذریں گذارنیں مہاراجہ بہادر نے بمقتضائے رفقا نوازی اور حسن سر انجامِ کارسفارت کے بابو جانی بانکے لعل کے تئیں خلعت پانچ پارچہ کا مع ایک دوشالہ اور تھانِ کمخواب گراں بہا اور شیخ محمد بخش کوتوال کو بذریعہ حسنِ اہتمام کے سرانجامِ رسد وغیرہ میں خلعت پانچ پارچہ کا مع دوشالہ قیمتی کے اور پیر بخش خانساماں کو بہ باعث خدمت گذاری اور تیاری سامانِ ضیافت کے ایک دوشالہ اور کڑے سونے کے اور پچاس روپیہ نقد اور پچیس بیگھہ زمین بطورِ معافی مرحمت کیا اور باورچی وغیرہ کو بھی حسب مراتب نقد وجنس عنایت ہوا۔ انہوں نے حسبِ مراتب نذریں بیچ شکریہ کے گزرانیں 4 تاریخ فروری کو مہاراجہ بہادر باتفاق بعضے مقربوں کے طرف گووردھن کے تشریف فرما ہوئے اور خبر تھی کہ بعد دو تین روز کے از راہِ ڈیکھ طرف بھرت پور کے مراجعت کریں گے مہاراجہ بہادر نے اپنی روانگی کے دن بابو جانی بانکے لعل کو طرف آگرہ کے اور بابو شیو پرشاد کے تئیں طرف اجمیر بکار سفارت روانہ کیا۔

اکبر آباد

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ 24/تاریخ ماہِ حال یوم پنج شنبہ کو صاحبانِ کمیٹی امتحان نے محکمہ بالدرو صاحب سیشن جج میں اجلاس کیا واسطے غور اور تامل جوابوں سوالاتِ حکامِ صدر کے جو کہ امیدوارانِ عہدۂ منصفی نے لکھ کر حضور اربابِ کمیٹی میں گذرانے تھے اور بہت سے فکر و تامل سے ہر ایک کے جواب پر غور کر کے تین 3 آدمیوں کے جوابوں کو بہت پسند کیا اور تینوں کو سند قابلیت اور کاردانی کی عنایت کی چنانچہ واسطے اطلاع ناظرینِ اخبار کے اسامی متوقعین کی لکھی جاتی ہے۔ سید احمد خان صاحب نائب منشی کمشنری آگرہ اور خواجہ حمید الدین خان رئیس دہلی اور ایک بابو بنگالی باشندۂ میرٹھ کو ایک ایک سرٹی فیکٹ یعنی سند قابلیت مرحمت ہوئی مگر تینوں آدمیوں میں سے سید احمد خان صاحب فائق رہے اور باعث اس کا یہ تھا کہ خان مذکور کو تمام قوانین دیوانی حفظ ہیں اور رائے ان کی تجویز اور انفصال مقدمات میں بہت صائب اور مستقیم ہے۔

تباہی جہاز

چند مدت ہوئی کہ ایک جہاز نے مقام کلکتہ سے روانہ ہو کر راہ چند روز کی طے تھی اتفاقاً طوفانِ شدید پیدا ہوا اور باوجود [ص 2 کالم 2] بہت سی کشش اور کوشش کے ملاحوں سے بھی کچھ تدراک اُس کا نہ ہو سکا رفتہ رفتہ جہاز

مذکور ایک مقامِ ریگستان میں پہنچ کر ایک جگہ قائم ہو گیا۔ مردمان جہاز از بس مجبوری کشتیوں پر سوار ہو کے واسطے تلاش ساحل کے ہر چہار طرف آوارہ ہوئے آخر کار بصد خواری بعض آدمی اُن میں سے حدود بست و چہار پرگنہ میں پہنچے اور وہاں سے صاحب اسسٹنٹ نمک نے ان کا حال دریافت کر کے بہت خاطر داری کی اور چند روز خورہ پوش سے اُن کی مدارات اور تواضع کی اور اپنے آدمیوں کے ساتھ انہیں طرف کلکتہ کے روانہ کیا۔

سپریم کورٹ

اخبار سے واضح ہے کہ اکثر مقدماتِ خفیفہ چوری کے محکمۂ پولیس سے کورٹ مرقوم الصدر میں تفویض کیے جاتے تھے اور ان کے فیصلہ کے واسطے ایک جوری مقرر ہوئی تھی اور چونکہ بعضے مہینے میں اس قسم کے مقدمات قریب سو سو کے بھی آ جاتے تھے تو صاحبانِ کورٹ کو بہت دردِ سر کرنا پڑتا تھا سو سنا جاتا ہے کہ ان دنوں اربابِ گورنمنٹ نے اس باب میں غور فرما کے ایک قانون جدید اس مضمون کا لکھا ہے کہ مقدمہ چوری کا جو کہ بیس روپیہ سے کم ہووے اس کو عدالتِ مذکورہ تفویض نہ کریں بلکہ افسرانِ پولیس کی تجویز سے ہی ایسے مقدمات فیصل ہوا کریں۔

ترہُت

مقام سرول متعلقہ ضلع ترہُت میں ایک عجیب قسم کی غارت گری واقع ہوئی کہ چند غارت گر بہ ہیئتِ مسلمانانِ متشرع کے ڈاڑھیاں چھوڑے ہوئے ایک مولوی متمول کے ہاں آدھی رات کے وقت وارد ہوئے اور چونکہ مولوی مذکور بہت مسافر پرور اور مہمان نواز ہے بمجرد سننے آواز غارت گرانِ سامان صورت کے دروازہ کھول دیا غارت گروں نے بفور داخل ہونے کے مکانِ مولوی مذکور میں اسباب اور مال لوٹنا شروع کیا اس میں تمام لوگ جاگ گئے مگر جو شخص اُن سے مقابل ہوا اُسے انہوں نے بہ ضربِ شلاق نیم جان کر دیا اور نقد و جنس قریب چار ہزار روپیہ کے لوٹ لے گئے اربابِ پولیس نے ہر چند بہت کوشش کی کچھ سراغ اُس کا نہ پایا مگر جاسوسوں نے چند آدمیوں کو اُن میں سے گرفتار کروایا ہے اور تلاش اوروں کی درپیش ہے اغلب کہ وہ بھی عنقریب دستگیر ہو جاویں گے۔

مکاؤ

اُس طرف کے اخبار مورخہ 26 / دسمبر گذشتہ سے دریافت ہوتا ہے کہ اب تک سپاہِ انگریزی نے کچھ تدارک درباب تنبیہ چینیوں کے نہیں کیا ہے مگر گشن صوبہ دار والی چین کو 28 / تاریخ دسمبر تک مہلت دی گئی ہے واسطے درستی معاملہ اور منظور کرنے سوالاتِ اربابِ گورنمنٹ کے اور حکم تھا کہ درصورت عدم توجہی صوبہ دار مذکور کے

قلعوں کو مقام بوگ کے منہدم اور مسمار کریں اور از روئے ایک اور اخبار کے حال مقام مذکور کا لغایت 28 ردسمبر تک اس طرح ہویدا ہوا کہ تاریخ مذکور تک قلعہ بوگ کے نہیں ڈھائے گئے تھے اور کشن صوبہ دار چین نے کچھ رازِ دلی اپنے کپتان الیٹ صاحب سے ظاہر کیے اور مختارِ کل انگریزی سے واسطے آئندہ کے درستی معاملہ کیا چاہتا ہے چنانچہ یہی دریافت ہوتا ہے کہ تمام رعایا قومِ انگریز جو کہ جزائر چین میں رہتی ہے کپتان موصوف کو برملا بُرا بھلا کہتی ہے اور اہلِ چین روز بروز مغرور اور گستاخ ہوتے جاتے ہیں اور رعایائے انگریزی مذکورہ بالا کو تکلیف پہنچاتے ہیں اور یہ بھی از روئے مضمون ایک چٹھی کے واضح ہوتا ہے کہ کپتان الیٹ صاحب نے اشتہار جاری کیے ہیں کہ اہالیانِ ریاست چین سے بہت مناسب طرح پر معاملہ شروع ہوا ہے اور جزیرہ چوزان میں بخوبی امن و امان ہے اب بیماری بھی بہت کم ہے اور سپاہ کو صحت اور تندرستی حاصل ہے۔

بڑودا

اخبار بمبئی سے واضح ہوتا ہے کہ مقامِ مذکور میں ایک روز آگ لگ گئی اور املاک اور اسباب قریب دو لاکھ روپیہ کے جل گیا اور تلف ہو گیا۔

مسٹر میسن

اخبار نواحِ افغانستان سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسٹر موصوف رہائی پا کر قلات کو گئے ہیں اس توقع سے کہ وہاں کچھ سراغ اپنے کھوئے ہوئے مال اور اسباب کا پاویں۔

بنگالہ

واضح ہوتا ہے کہ نواب عالی جناب ناظم بنگالہ بہ ہمراہی کپتان شورس صاحب کے کلکتہ سے کوچ کر کے طرف مرشد آباد کے روانہ ہوئے۔ افواہ ہے کہ واسطے برطرفی رجمنٹ دوسرے سواروں کے احکام آ گئے ہیں۔

بمبئی

COPYRIGHT

ایک اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ شہزادہ حیدر خاں خلفِ امیر دوست محمد خاں جو کہ جنگِ غزنین میں گرفتار ہوا تھا، عنقریب دوست محمد خاں سے آن ملے گا۔ خبر تھی کہ سر ڈبلیو کوٹن صاحب ساتویں تاریخ فیروز پور میں داخل ہوں گے سو اغلب ہے کہ پہنچ گئے ہوں گے۔

چین

فری اخبارِ سنگاپور مورخہ 16 رتاریخ ماہِ گذشتہ سے واضح ہے کہ [ص 3 کالم 2] چٹھیاتِ مقامِ مکاو سے ظاہر ہوا کہ کشن صوبہ دار چین سوالات کپتان الیٹ صاحب کو نہیں قبول کرے گا اور پلنی پوٹن شیئری یعنی مختارِ کل گورنمنٹ

نے تمام امورات مرجوعہ کو منحصر اور پر مرضی کمانڈر انچیف کے رکھا ہے اور کلکتہ کے اخباروں سے یہ ظاہر ہے کہ افسرانِ انگریزی جو کہ اہلِ چین کے پاس مقید ہیں اہلِ چین اُن کی بڑی خاطر داری کرتے ہیں اور صوبہ دار مذکور بھی ان پر مہربانی کرتا ہے۔

سروہی

چٹھیاتِ ملکِ مغربی سے ظاہر ہوتا ہے کہ بہ باعث فساد اور فتنہ برپا ہونے کے مقامِ سروہی میں میجر ڈونگ صاحب نے سپاہِ متعینہ جودھ پور میں سے کچھ سپاہ بسرکردگی کپتان سٹیر صاحب کے واسطے ان کی تنبیہ کے بھیجی ہے۔

لدھیانہ

دہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ نویں تاریخ ذی الحجہ یوم شنبہ کو اہالیانِ حرم محترم حضرت ظلِ سبحانی حضرت شاہ شجاع الملک دام اقبالہٗ نے حرم سرائے سلطانی واقع لدھیانہ سے سوار ہو کر طرف جیووال کے کہ چند مدت سے خیمہ وہاں کھڑے تھے کُوچ کیا، کہتے ہیں کہ مردمانِ ولایتی جو کہ قریب تیس برس کے عرصہ سے یہاں رہتے تھے اور الفت اس شہر کی انہیں اپنے وطن مالوف سے بھی زیادہ ہوگئی تھی اب جانا کابل کا انہیں بہت شاق اور ناگوار ہوا خصوص لڑکے اور خورد سال جن کی زادبوم خاکِ پاک لدھیانہ تھی اور کبھی خواب میں بھی انہوں نے ولایت نہ دیکھی تھی۔ وہ زیادہ ترملول ہوئے اور دوستوں اور آشنائیوں سے رخصت ہو کر بہت روئے۔ خبر تھی کہ آٹھویں تاریخ ماہِ حال کو دائرۂ دولت حرم محترم طرف فیروز پور کے کوچ کرے گا مگر یہ بھی مشہور ہے کہ کچھ اونٹ اور بھی درکار ہیں بروقت بہم پہنچنے اونٹوں کے کوچ کیا جاوے گا۔ مولوی زبیر نامی متوطن کابل کہ دربار حضرت شاہ زماں میں بہت رسوخ اور عزت رکھتے تھے عیدالضحٰی کے روز خدا جانے اُس سے کیا جرم صادر ہوا کہ موردعتاب وخطاب ہوا چنانچہ شاہ ممدوح نے اُسی وقت اُسے ڈیرہ سے نکلوادیا اور پیچھے مولوی عبدالقادر کے نماز ادا کی چنانچہ مولوی مذکور بصد ذلت وخواری پاپیادہ لدھیانہ میں آئے۔

لاہور

COPYRIGHT

20 تاریخ جنوری گذشتہ کو بموجب حکم کنور شیر سنگھ بہادر کے قلعہ لاہور میں بیچوبہ نصب کیا گیا اور فرش عمدہ بچھایا گیا اور تمام اعلیٰ اور ادنیٰ لوگ بطورِ آئین مہاراجہ سرگباسی کے حاضر ہوئے اور ہاتھی اور گھوڑے اور اردلی موجود کیے گئے بعدازاں کنورِ موصوف باتفاق [ص 4 کالم 1] راجہ دھیان سنگھ اور راجہ سوچیت سنگھ اور سردار جوالا سنگھ وغیرہ مصاحبوں کے ملاحظہ فرماتے ہوئے ازراہِ دروازہ شہید گنج داخل قلعۂ مبارک ہوئے۔ شلکِ سلامی ہر ایک توپ خانہ سے عمل میں آئی کنورِ موصوف ایک لحہ فرش پر تشریف فرما کر اندر ثمن برج کے تشریف لے گئے اور رانی چند کنور صاحبہ کے بہت سی طمانیت کی اور عذر معذرت کرتے رہے بعدازاں افسرانِ پلاٹن اور توپ خانجات اور رجمنٹِ سواروں کو حکم ہوا کہ ڈیرہ اپنا اُوپر پربت کے لے جاویں کیونکہ رعایائے سکھوں کے لوٹنے سے بہت تنگ ہے بعدا

زاں شکست وریختِ قلعہ کو جو ضرب گولہ سے ٹوٹ گیا ہے ملاحظہ کرتے ہوئے باغ بادامی میں دربار فرمایا تمام مصاحبین مثل راجہ دھیان سنگھ وغیرہ فائز ملازمت ہوئے بابا مان سنگھ کو حکم ہوا کہ واسطے دل دہی اور تسلی رانی چند کنور صاحبہ کے روانہ ہوں۔ پنچانِ لاہور نے باریابِ مجرا ہو کر عرض کی کہ سپاہ اور سکھ رعایا کو بہت ایذا پہنچاتے ہیں بغور استماع کان سنگھ کبجھا اور امر سنگھ آلووالہ کو ارشاد کیا کہ کچھ سواروں سے شہر میں گشت اور روند کرتے رہیں تا کہ کوئی کسی کو ایذا نہ پہنچاوے سردار لہنا سنگھ مجھیٹھ کو حکم ہوا کہ تقصیرینِ گذشتہ تمہاری معاف کی گئیں تمہیں چاہیے کہ آئندہ کو تم نمک حلالی اور خیر خواہی سے انحراف نہ کرو۔ راجہ دھیان سنگھ کو حکم ہوا کہ چو ماہہ تمام فوج متعینہ پشاور اور منڈی اور لاہور کا طرف سرکار کے باقی ہے تقسیم کرنا اُس کا ضروریات سے ہے۔ راجہ موصوف نے عرض کیا کہ واسطے تنخواہ سپاہ کے پچاس لاکھ روپیہ چاہیے حکم ہوا کہ پروانجات بنام علاقہ دارانِ قلمرو سرکار کے جاری کرو کہ واسطے زر باقیات کے کوشش کر کے زرِ معاملہ ارسالِ حضور کریں کنور موصوف باتفاق مصاحبوں کے کوٹھی جرنیل ونٹورا صاحب میں تشریف لے گئے جنرل موصوف دیر تک اسبابِ انگریزی ملاحظہ کرواتا رہا وقت رخصت ایک گھوڑا مع سازِ طلا اور قریب گیارہ ہزار روپیہ کے اسباب انگریزی نذر گذارنا صرف گھوڑا منظور فرما کر رخصت ہوئے وہاں سے چھاؤنی جنرلِ موصوف کی ملاحظہ کرتے ہوئے مراجعت فرمائی۔

دوست محمد خان

از روئے ایک خط کیمپ انگریزی ہمراہی خانِ موصوف کے حال مفصل اس طرح دریافت ہوتا ہے کہ دوسری تاریخ ماہِ حال کو دائرہ دولت امیر موصوف کا مقامِ قسور میں ہوا اور تیسری تاریخ بہ باعث روز عید الضحٰی وہیں قیام کیا اُس دن امیر موصوف نے مع صاحبزادوں اور لواحق اور توابع کے ایک میدان متصل لشکر دوگانہ عید کا ادا کیا بعد ازاں امیر موصوف نے تمام صاحبانِ لشکر کی ضیافت کی 4 / تاریخ وہاں سے کوچ کر کے کنارہ دریائے ستلج پر ڈیرہ کیا پانچویں تاریخ داخل فیروز پور ہوئے چھٹی 6 تاریخ دربار کیا تمام صاحب چھاؤنی وغیرہ کے واسطے ملاقات کے گئے آٹھویں 8 تاریخ قواعد سپاہ ملاحظہ فرمائی اور نویں تاریخ چھاؤنی فیروز پور سے کوچ کر کے طرف لدھیانہ کے روانہ ہوئے۔ صاحب خط لکھتے ہیں کہ سپاہ ہمراہی امیرِ موصوف نے پشاور سے فیروز پور تک بہ باعث دوستی سرکارینِ عالیین کے ممالک پنجاب سے بہ آرام تمام گذر گیا سپاہ کو کسی نوع کی تکلیف نہ ہوئی تمام اشیائے مطلوبہ قسمِ غلہ اور چارہ وغیرہ سے دستیاب ہوتی رہیں اور کرنیل چیت سنگھ اور سورج بھان ایجنٹ جو کہ واسطے سربراہی رسد وغیرہ ضروریات کے سرکارِ لاہور کی طرف سے مقرر ہوئے تھے انہوں نے بخوبی انصرامِ کار مفوضہ کیا صاحبانِ عالیشان اُن سے بہت خوش ہوئے چنانچہ صاحب والا مناقب جوزف ڈی کننگھم صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل بہادر دام اقبالہٗ نے کرنیل اور ایجنٹ موصوفین کے تئیں بہت عزت کی اور بعد عطائے خلعتوں کے رخصت کیا۔